بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

نوٹ ۴۴۹

جلد ۷۲/۳۷ | بدھ ۱۱ ربیع الثانی ۱۴۰۳ھ ۲۶ صلح ۱۳۶۲ ہش ۲۶ جنوری ۱۹۸۳ء | نمبر ۲۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۵ صلح / جنوری ۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ۔

"ٹانگوں میں شدید درد اور کمر کی ہڈی میں تکلیف کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے نیز کمزوری بھی زیادہ ہے"

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے ۔ آمین ۔ اللّٰھم آمین ۔

جب تک ہر احمدی مبلغ نہیں بن جاتا سارے انڈونیشیا کو جیتنے کا مقصد حاصل نہیں کیا جا سکتا

مجلس انصار اللہ انڈونیشیا کے دوسرے سالانہ اجتماع کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا خطاب

۲ دو روزہ اجلاس میں ۲۵۰ دو سو پچاس نمائندگان کی شمولیت ۔۔ دینی و ورزشی پروگراموں کا انعقاد

مجلس انصار اللہ جماعت احمدیہ انڈونیشیا کا دوسرا سالانہ اجتماع سترہ اور اٹھارہ اکتوبر ۸۲ء منعقد ہوا۔ اس پُروقار اجتماع کا انعقاد جماعت احمدیہ ہال مانس پور ضلع کونینگن مغربی جاوا میں ہوا۔ اس اجتماع میں انڈونیشیا کے کونے کونے سے دو سو پچاس نمائندگان حاضر تھے۔

پہلا اجلاس ٹھیک سات بجے ناظم صاحب اعلیٰ انصار اللہ انڈونیشیا جناب عبدالمنان صاحب کی صدارت میں تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ تلاوت کے بعد ناظم صاحب اعلیٰ نے نمائندگان کو خوش آمدید کہا اور اجتماع کے مقاصد پر پندرہ منٹ تک خطاب فرمایا۔ آپ نے تبلیغ اور تربیت اولاد پر بالخصوص انصار بزرگان کو توجہ دلائی۔ ناظم صاحب اعلیٰ کے بعد مکرم محمود احمد صاحب چیمہ امیر و مشنری انچارج انڈونیشیا نے اختتامی خطاب میں انصار اللہ کے قیام کی اغراض پر روشنی ڈالتے ہوئے حاضرین کو نماز باجماعت، حتی المقدور نماز تہجد نماز ضحیٰ، نماز تسبیح، قرآن مجید کی تلاوت ہر ماہ میں نفلی روزوں، چندوں کی باقاعدہ باشرح ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔

رئیس التبلیغ کے خطاب کے بعد مبلغ سلسلہ میاں عبدالحی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا پیغام حاضرین کو سنایا۔ حضور کا پیغام انگریزی زبان میں تھا جس کا مکمل ترجمہ درج ذیل ہے۔

پیارے بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

مجلس انصار اللہ انڈونیشیا اپنا دوسرا سالانہ اجتماع مغربی جاوا MANISLOR KUNINGAN میں منعقد کر رہی ہے میری دعا ہے کہ اجتماع کامیاب ہو۔ اور مجھے امید ہے کہ اسے ممبروں کی اخلاقی اور روحانی ترقی کو مدنظر رکھ کر ترتیب دیا گیا ہوگا۔

جماعت احمدیہ انڈونیشیا نے مجھ سے انڈونیشیا کے دورہ کی درخواست کی ہے میرے دورہ کی بنیاد اس بات پر ہوگی کہ جماعت انڈونیشیا کس حد تک اپنی موجودہ اخلاقی اور روحانی حالت میں بہتری کی تگ و دو کرتی ہے۔

آپ ایک روحانی مہمان کو اپنے ملک میں بلا رہے ہیں۔ اس لیے آپ کی ذمہ داری کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔ تیاری سے مراد دلوں کی صفائی ہے۔ کیا یہ شروع ہو چکی ہے۔ کیا آپ نے اپنے گھروں کو ٹھیک کرنا شروع کر دیا ہے۔ کیا جماعت کا ہر ممبر اپنی ذات کی موجودہ حالت کا جائزہ لے چکا ہے۔ اور کیا اس نے اپنی موجودہ اخلاقی اور روحانی کیفیت کو بہتر بنانا شروع کر دیا۔ کیا آپ نے اپنے آپ کے لیے، جماعت کے لیے اور دورہ کیلئے دعائیں شروع کر دی ہیں۔ کیا ہر انڈونیشین احمدی نے پنجگانہ نمازوں کا التزام شروع کر دیا ہے۔ اور کوئی ناد بند نہیں رہا۔ کیا آپ اپنے بچوں کی اخلاقی و روحانی تربیت کے لیے اور انہیں حقیقی احمدی بنانے کے لیے پوری کوشش اور مکمل توجہ کے ساتھ دعائیں کرتے رہے ہیں؟ کیا انڈونیشیا میں ہر احمدی اپنا کچھ وقت تبلیغ کے لیے وقف کر رہا ہے؟

آپ کے ملک میں بیعتیں کم ہو رہی ہیں۔ مبلغوں کے کام کے علاوہ تبلیغ کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ممبران تبلیغ میں کوئی حصہ نہیں لے رہے۔ اور یہ کام انہوں نے کلیتہً مبلغوں کے حوالے کر رکھا ہے۔ جب تک ہر احمدی مبلغ نہیں بن جاتا۔ اور تبلیغ اس کے روزمرہ کا معمول نہیں بن جاتی۔ ہم سارے انڈونیشیا کو جیتنے کا مقصد حاصل نہیں کر سکتے۔

تبلیغ بے تکی نہیں ہونی چاہیے۔ اسے پہلے سوچ سمجھ کر باقاعدہ طریقے سے کرنا چاہیئے۔ انڈونیشین سوسائٹی کے تمام طبقوں کو مخاطب کرنا چاہیئے عمر کے ہر حصہ کے لوگوں اور خصوصاً نوجوانوں کو مخاطب کرنا چاہیئے۔ غیر احمدیوں کو خصوصی سوال و جواب کی محفلوں میں مدعو کرنا چاہیئے۔ تبلیغ کے لیے سمعی و بصری وسائل۔ پروجیکٹر۔ ٹیپ ریکارڈر وغیرہ کو استعمال میں لانا چاہیئے۔

ہر جماعت کے لیے ہر سال نئی بیعتوں کی کم از کم تعداد مقرر کی جائے اور ان کی کارکردگی کا ریکارڈ رکھا جائے۔

ممبران پر تبلیغ کی اہمیت اجاگر کئے بغیر یہ سب کچھ ممکن نہیں ہے۔

ہم میں سے ہر ایک قرآنی حکم بلّغ ما انزل الیک کی رو سے اللہ کے سامنے جواب دہ ہے ممبران کی ٹریننگ کے لیے اختلافی مسائل پر خصوصی اجلاس اور تقاریر منعقد کرائی جائیں۔ ہماری خواتین کو انڈونیشی خواتین میں تبلیغ کرنی چاہیے حتیٰ کہ بچوں کو بھی اس جدوجہد میں شامل کیا جائے۔ انہیں پروگراموں میں شامل کرنے سے انشاء اللہ مستقبل کے پرجوش مبلغ تیار ہونگے۔

یہ ہیں شرائط میرے دورہ کے لیے۔ میں آنے کے لیے تیار ہوں اگر آپ انہیں پورا کریں یا کم از کم اس سمت میں کوئی قابل ذکر ترقی کریں۔ اللہ آپ کو اپنی پناہ میں رکھے۔ حضرت مسیح موعود..... کی تمام دعائیں آپ کے ذریعہ پوری ہوں۔ اور آپ ان کی خواہشات اور دعاؤں کے مطابق ستاروں کی مانند چمکیں۔

مرزا طاہر احمد
خلیفۃ المسیح الرابع

۲۹-۹-۸۲

دوسرا اجلاس ناظم صاحب اعلیٰ کی صدارت میں شروع ہوا جس میں سال رواں کی رپورٹ پیش کی گئی۔ اس کے بعد انصار اللہ انڈونیشیا کے قواعد و ضوابط

باقی صفحہ پر

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سالانہ تربیتی کلاس

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سالانہ تربیتی کلاس ۲۲ اپریل تا ۵ مئی منعقد ہوگی۔ جملہ قائدین ابھی سے تیاری شروع کریں اور ہر مجلس سے نمائندہ تیار کریں۔ کلاس کی کامیابی اور بابرکت ہونے کے لیے دعا بھی جاری رکھیں۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ہزاروں میل دور سے

خلافتِ رابعہ کے پہلے جلسہ سالانہ پر

کینیڈا سے تحفہ

جماعتِ احمدیہ کینیڈا نے خلافتِ رابعہ کے پہلے جلسہ سالانہ کے موقع پر ایک کینیڈین نو احمدی مسلم کا تحفہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کیا ہے۔ اس نومسلم کا نام MR. DELHESCH ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انکا اسلامی نام بشیر الدین رکھا ہے۔ انہوں نے جلسہ سالانہ ۱۹۸۲ء سے چند دن قبل بیعت کی ہے۔ وہ مذہبی اور دینی علوم حاصل کر کے تبلیغ اسلام کرنا چاہتے ہیں۔ احباب کرام سے اس نو احمدی دوست کی استقامت دینی ترقی اور جملہ مشکلات آسان ہونے کے لیے دعا کی درخواست ہے ✦

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ۔ پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۱ ربیع الثانی ۱۴۰۳ھ

۲۶ صلح ۱۳۶۲ ہش

حق و باطل کی آویزش اور اس کا ایک خاص پہلو

اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں حق و باطل کی باہمی آویزش کے مختلف پہلوؤں پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ ان میں سے ایک پہلو یہ ہے کہ اس آویزش کے دوران اہلِ باطل بھی حق کو مٹانے کی غرض سے اپنے اموال خرچ کر رہے ہوتے ہیں اور اہلِ حق بھی حق کو غالب کرنے کی غرض سے مالی قربانیوں کا شاندار مظاہرہ کر رہے ہوتے ہیں۔ لیکن چونکہ دونوں کی نیت مختلف ہوتی ہے، اس لئے دونوں کے انفاق کا نتیجہ بھی مختلف نکلتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اس فرق کو قرآن مجید میں بڑی تفصیل سے واضح کیا ہے۔

اللہ تعالےٰ پہلے اہلِ باطل کے انفاق اور اس کے نتیجہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ لِیَصُدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ؕ فَسَیُنْفِقُوْنَھَا ثُمَّ تَکُوْنُ عَلَیْھِمْ حَسْرَۃً ثُمَّ یُغْلَبُوْنَ ؕ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِلٰی جَھَنَّمَ یُحْشَرُوْنَ ۝ (الانفال آیت ۳۷)

ترجمہ:۔ جنہوں نے کفر کیا ہے وہ یقیناً اپنے مال اللہ کے راستہ سے لوگوں کو روکنے کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ وہ اسی طرح مالوں کو خرچ کرتے جائیں گے۔ پھر آخر یہ خرچ) ان کے لئے حسرت کا موجب بن جائے گا اور وہ مغلوب کر دیئے جائیں گے اور جنہوں نے کفر کیا ہے انکو اکٹھا کر کے جہنم کی طرف لے جایا جائیگا

اس کے بالمقابل اللہ تعالےٰ خدا کے راستہ میں مومنوں کی مالی قربانیوں اور اس کے شاندار نتائج کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ یُّؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَیَتَّخِذُ مَا یُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰہِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ؕ اَلَآ اِنَّھَا قُرْبَۃٌ لَّھُمْ ؕ سَیُدْخِلُھُمُ اللّٰہُ فِیْ رَحْمَتِہٖ ؕ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝

(التوبۃ آیت ۹۹)

ترجمہ:۔ اور اعراب میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جو اللہ اور آخرت پر (سچا) ایمان لاتے ہیں اور (خدا کی راہ میں) جو کچھ خرچ کرتے ہیں اسے خدا کی قربت اور رسول کی دعاؤں کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ سنو! یہ فعل ضرور ان کے لئے (خدا کی) قربت کا ذریعہ ہوگا۔ اللہ ضرور ان کو اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔ کیونکہ اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

ان ہر دو آیات سے ظاہر ہے کہ خرچ کافر بھی کرتے ہیں اور مومن بھی لیکن دونوں کے اپنے اپنے انفاق میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ اور اسی نسبت سے دونوں کے اپنے اموال خرچ کرنے کے نتائج بھی ایک دوسرے سے یکسر مختلف بلکہ متضاد ہوتے ہیں۔ کافر سراسر ایک منفی مقصد کے لئے اپنے اموال خرچ کر رہے ہوتے ہیں۔ وہ منفی مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ لوگوں کو قبولِ حق سے منع کر کے خدا تک پہنچنے اور اس کی قربت حاصل کرنے سے روکیں۔ نتیجہ اس کا یہ ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ انہیں اس مقصد میں ناکام کر کے ان کے اس انفاق مال کو ان کے لئے حسرت کا موجب بنا دیتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ مغلوب ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ اس کے بالمقابل مومن اپنے مال خدا کی راہ میں اس غرض سے خرچ کر رہے ہوتے ہیں کہ دوسروں کو خدا کی راہ کی طرف بلائیں اور انہیں خدا تعالےٰ کا قرب حاصل کرنے کی راہ بتائیں۔ خدا تعالےٰ ان کے اس نیک مقصد سے خوش ہو کر انہیں اپنے قرب سے نوازتا ہے اور انہیں اپنی رحمتوں کا مورد بناتا ہے۔ دونوں کی نیتوں اور نتائج میں زمین و آسمان کا یہ فرق باطل اور حق کے میدانِ کارزار میں روزِ روشن کی طرح عیاں کر رہا ہوتا ہے۔ باطل اپنی طاقت اور مالی وسعت کے باوجود پیچھے ہٹ رہا ہوتا اور حق ظاہری کمزوری اور بے بضاعتی کے باوجود مسلسل آگے بڑھ رہا ہوتا ہے۔

باطل کی پسپائی اور حق کی پیش قدمی کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ اہلِ باطل کی قربانی خدا کی نگاہ میں قبول کئے جانے کے لائق نہیں ہوتی۔ اس لئے اسے وہ رد کر دیتا ہے۔ اس کے بالمقابل وہ اہلِ حق کی قربانی کو شرفِ قبول سے نواز کر اس کے عظیم الشان نتائج ظاہر کر دکھاتا ہے۔ وہ کیوں نہ ایسا کرے جبکہ اہلِ باطل کی قربانیاں اللہ تعالےٰ کی مشیت اور ارادے کے برخلاف ہونے کے باعث تقویٰ سے یکسر عاری ہوتی ہیں۔ اس کے بالمقابل مومنوں کی قربانیاں خدائی ارادے اور منشاء کے عین مطابق ہونے کی وجہ سے تقویٰ کے نور سے منور ہوتی ہیں۔ اس وجہ کو اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں حضرت آدمؑ کے دو بیٹوں کی قربانی اور ان کے متضاد انجام کے ذکر سے واضح کیا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

وَاتْلُ عَلَیْھِمْ نَبَاَ ابْنَیْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِھِمَا وَلَمْ یُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ؕ قَالَ لَاَقْتُلَنَّکَ ؕ قَالَ اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ ۝

(المائدہ آیت ۲۸)

ترجمہ:۔ اور (اے رسول!) تو انہیں آدمؑ کے دو بیٹوں کا قصہ صحیح طور پر سنا (یعنی اس وقت کا واقعہ) جبکہ ان دونوں نے ایک قربانی پیش کی تو ان (دونوں) میں سے ایک کی (قربانی تو) قبول کر لی گئی اور دوسرے کی قبول نہ کی گئی۔ جس پر اس نے (جس کی قربانی قبول نہ کی گئی تھی) اپنے بھائی سے کہا میں ضرور تجھے قتل کر دوں گا تو اس نے کہا اللہ صرف متقیوں کی قربانی قبول کیا کرتا ہے۔

اب چونکہ کفارِ مکہ کی قربانیوں کی غرض حق کو مٹانا تھی اور اس بناء پر وہ تقویٰ کی روح سے بالکل عاری تھیں، اس لئے اللہ تعالےٰ نے انہیں رد کر دیا اور ان کا نتیجہ ان کی آرزوؤں کے یکسر برخلاف نکلا۔ اس کے بالمقابل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ کی قربانیاں حق کو غالب کرنے کی غرض سے خدا کی راہ میں تھیں اور منشاء ایزدی کے مطابق ہونے کی وجہ سے تقویٰ کی روح سے مملو تھیں اس لئے ظاہری لحاظ سے بے حیثیت ہونے کے باوجود وہ جنابِ الٰہی میں مقبول ٹھہریں۔ اور ان کے نتیجہ میں اسلام بالآخر غالب آکر رہا۔ اور اس شان سے غالب آیا کہ کفر سرزمین عرب سے ہمیشہ کے لئے نابود کر دیا گیا۔

بموقعہ ارتحال پُرملال

برادرم محترم چوہدری نصیر احمد صاحب (بتاریخ ۵ اکتوبر ۱۹۸۲ء) مالک الائیڈ سائنٹیفک سٹور انارکلی لاہور

نصیر احمد ہمارے ہمدم صفاتِ اعلیٰ کے ایک پیکر
رواں ہوئے آج سوئے جنت جہان بھر کو حزیں بنا کر

اگرچہ آئے وہ دیر سے پر نکل گئے ہم مول سے آگے
مثالِ پروانہ جان دے دی خلوصِ دل سے چراغِ حق پر

انہیں لگن تھی تو بس یہی تھی کہ غلبۂ دینِ مصطفےٰ ہو
نہ مال کو اپنا مال سمجھا نہ جسم کو اپنی جاں کا پیکر

وہ حق پسندی وہ حق پرستی وصاف گوئی و انکساری
جمیل و خوش پوش تھے بظاہر حسین باطن تھے اس سے بڑھکر

اگرچہ شبیر جانے والے کا پیار دل میں تھا خوب لیکن
"بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر"

چوہدری شبیر احمد صاحب ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط نمبر ۳

سیرت
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ

تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۸۲ء بتاریخ ۲۸ دسمبر ۱۹۸۲ء

پہلا اجلاس

محترم مولانا محمد شفیع صاحب اشرف
(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)۔ ربوہ)

احبابِ جماعت سے محبت

جماعت کے ساتھ پیار کا یہ عالم تھا کہ فرمایا "امام اور جماعت ایک ہی وجود کے نام ہیں۔ ۱۹۷۴ء کے پُر آشوب دور میں ساری ساری رات دعائیں کرتے رہے۔ سب کے غم کو اپنا غم سمجھا فرمایا:

"دنیوی لحاظ سے وہ تلخیاں جو دوستوں نے انفرادی طور پر محسوس کیں وہ ساری تلخیاں میرے سینے میں جمع ہوتی تھیں۔ ان دنوں مجھ پر ایسی راتیں بھی آئیں کہ میں خدا کے فضل اور رحم سے ساری ساری رات ایک منٹ سوئے بغیر دوستوں کے لیے دعائیں کرتا رہا ہوں۔"

ان ایام میں خصوصیت کے ساتھ، ایک ایک احمدی کے حال پر نظر رکھی ان کی مشکلات کو دور کیا۔ انہیں سہارا دیا۔ ان کے حوصلے بڑھائے اور اس طرح ان کی راہنمائی کی کہ اللہ تعالیٰ نے بالآخر ان کے لیے بے شمار برکتوں کے سامان مہیا فرما دیئے۔ اس قسم مثالیں۔ ایک نہیں دو نہیں سینکڑوں ہیں۔ صرف ایک ذکر کرتا ہوں۔ سرگودھا میں ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب کو بہت نقصان اٹھانا پڑا۔ طبعاً ان کو بڑا صدمہ ہوا۔ اتنے دل برداشتہ ہو گئے کہ یہ طے کر لیا کہ اب کام ہی نہیں کرنا۔ حضور کے پاس حاضر ہوئے حضور نے فرمایا۔

"خواہ جھونپڑی میں کام کرنا پڑے۔ کام شروع کر دیں۔ سرمایہ میں نہیں دوں گا۔ وہ خدا دے گا۔"

آج اسی جگہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی دو درجن دکانیں اور پہلے سے بڑی عمارت ہے۔ اور کام بھی پہلے سے زیادہ اور وسیع ہے۔ کچھ عرصہ ہوا طوفان میں ارد گرد کے دس پندرہ گھر تباہ ہو گئے تو انہی لوگوں کو جنہوں نے حافظ صاحب کے مکان کو جلایا تھا حافظ صاحب نے اپنے نئے گھر میں پناہ دی۔

ایک دفعہ جلسہ سالانہ نہ ہو سکا تو پیار کے اسی اظہار کے لیے اعلیٰ سطحی وفود جماعتوں میں بھجوائے فرمایا ہر گھر کے دروازے تک پہنچ کر دوستوں کو میرا سلام پہنچایا جائے۔ اور خیریت پوچھی جائے۔

— صبر اور مقاومت اور برداشت کی بھی انتہا تھی۔ ۱۹۷۴ء میں آپ نے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر جس طرح صبر کا مظاہرہ کیا وہ بھی آپ ہی کا حصہ تھا۔ مشکل سے مشکل وقت آیا مگر طبیعت میں جھنجھلاہٹ تک نہ آئی۔ ان حالات کا ذکر کرتے ہوئے ایک شیعہ دوست نے مجھے ایک دفعہ کہا۔ کہ صبر ایوبی تو بہت سنا کرتے تھے مگر صبرِ ناصری کا بھی کوئی جواب نہیں۔ ایک صاحب نے کہا جماعت احمدیہ پر بڑا سخت وقت آیا تھا۔ مگر داد دینی پڑتی ہے تم لوگوں کے امام کو جس کے حوصلہ اور تدبر اور دانائی نے تمہیں بچا لیا ہے۔

حضرت مسیح موعود کا شعر ہے۔

"گالیاں سن کر دعا دو پاک کے دکھ آرام دو"۔

حضور نے ہمیشہ اس کو ملحوظ رکھا ایسے حالات میں جبکہ طبیعت حد درجہ مشتعل ہو کر بے قابو بھی ہو سکتی ہے۔ آپ نے کمال ضبط اور حوصلے کا مظاہرہ فرمایا۔ ایک صاحب نے ایک دفعہ عرض کیا کہ حضور ربوہ میں فلاں جگہ سے بڑی سخت بدکلامی ہوتی ہے۔ یہ میری برداشت سے باہر ہے۔ فرمایا:۔

"مجھے تو اپنے جذبات پہ قابو ہے۔ اگر آپ کو نہیں تو آپ فوراً ربوہ چھوڑ کر چلے جائیں۔"

اس قسم کے حالات میں آپ کا ردِ عمل کیا ہوتا تھا اس کے جاننے کے لیے حضور کا یہی ارشاد کافی ہے۔ فرمایا:۔

"میں یہ امر واضح کرنا چاہتا ہوں کہ اگر کوئی ہماری مخالفت کرتا ہے۔ حتیٰ کہ گالیاں دیتا اور ایذا پہنچاتا ہے تو ہم طیش میں نہیں آتے۔ ناراض بھی نہیں ہوتے۔ ہم ایسے لوگوں کے لیے دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں سمجھ عطا کرے اور قبولِ حق کے لیے ان کے سینے کھول دے مخالفت پر ناراض ہونے کا سوال اس لیے پیدا نہیں ہوتا کہ کسی کی مخالفت سے حقائق بدل نہیں سکتے۔ مثال کے طور پر اس کائنات کی حقیقت توحید باری تعالیٰ ہے۔ اب اگر کوئی ہمیں توحید کا مخالف ثابت کرنا چاہے تو اس کا ہم پر کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔ اگر خدا ہم سے خوش ہے تو پھر کسی کی ناراضگی کی کیوں فکر ہو۔ ظلم کبھی نہیں پنپتا۔ اور نفرت کبھی کامیاب نہیں ہوتی۔ ہمیشہ محبت ہی فتح یاب ہوتی ہے۔

بنی نوع انسان کی محبت ہمارے دلوں میں ہے اور یہ محبت ہی ہمیں مجبور کرتی ہے کہ ہم انہیں راہِ نجات دکھائیں اور جو خدمت بھی ان کی ہم سے بن پڑے بجا لائیں۔

ہم بعض لوگوں کی نادانی پر کیسے ناراض ہو سکتے ہیں ہمیں تو ان کے ساتھ اور زیادہ ہمدردی پیدا ہوتی ہے اور ہم ان کے لیے اور زیادہ دعائیں کرتے ہیں۔" (دورۂ مغرب ص ۲۲۸)

دلیری اور بہادری

— آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت دلیر اور بہادر تھے۔ سلسلہ پر جب بھی کوئی کڑا وقت آیا۔ کوئی ہنگامی حالات پیدا ہوئے اس کے مقابلہ کے لیے آپ ہمیشہ آگے ہوتے تھے۔ ۱۹۶۴ء میں حفاظت مرکز کی ذمہ داری۔ قیام پاکستان کے وقت مہاجرین کی آبادکاری جہاد کشمیر میں فرقان فورس کی خدمات ۵۳ء کے حالات۔ پھر ۶۵ء میں دفاعِ پاکستان کے لیے عظیم کام۔ کم و بیش سب آپ ہی کی عملی نگرانی میں ہوتے تھے۔ اور پھر خلافت کے بعد کا تو ایک ایک ورق اس بات کا گواہ ہے کہ کس طرح حضور نے جماعت کے عزم و حوصلہ کو بلند سے بلند تر رکھا۔ اور ان کے ایمان اور تقویٰ اور تعلق باللہ میں اضافہ ہوتا رہا۔ ایک موقعہ پر فرمایا۔

"ہمیں اس بات کا یقین ہے کہ وہ (خدا) ہمیں ہر حال میں اپنا بادفا۔ راضی برضا۔ اور راضی بقضا پائے گا۔ وہ ہر احمدی کو ایسا پائے گا۔ مال لٹ جائیں۔ جانیں چلی جائیں۔ اور بظاہر تلخی کی زندگی ہو گی مگر پھر بھی نہ ہمارے چہروں کی مسکراہٹیں چھینی جا سکتی ہیں۔ نہ ہمارے دلوں کا اطمینان چھینا جا سکتا ہے۔ اس لیے کہ ہمارے چہروں کی مسکراہٹوں اور ہمارے دلوں کے اطمینان کا منبع اور سرچشمہ کوئی دنیوی طاقت نہیں بلکہ ہمارے خدا کی ذات ہے۔

جس وقت ہم دنیا سے تنگ آ کر اپنے خدا کی طرف رجوع کرتے اور عاجزانہ اس کے دامن کو پکڑ کر اس سے کہتے ہیں کہ اے خدا! دنیا نے ہمیں چھوڑ دیا۔ پر تو ہمیں نہ چھوڑنا تو ہماری اس عاجزانہ پکار پر وہ بڑے پیار سے ہمیں تسلی دلاتا ہے۔ صرف مجھے ہی نہیں بلکہ جماعت کے ہزارہا آدمیوں کو اس نے ان دنوں میں تسلیاں دلائیں اور اتنے پیار سے دلائیں کہ انسان کو حیرت ہوتی ہے۔"

(جلسہ سالانہ کی دعائیں ص ۹۱)

سخاوت اور فیاضی

— دل کے سخی اور بہت فیاض تھے۔ ۱۹۴۷ء میں جب قادیان کے ارد گرد کے ہزاروں مسلمان مرد و زن قادیان آ کر پناہ لینے پر مجبور ہو گئے تھے۔ جماعت نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی ہر طرح خدمت کی اور پاکستان بحفاظت پہنچانے کے انتظامات کروائے۔ انہی دنوں ایک موقعہ پر حضور کو پتہ لگا کہ بعض خواتین ایسی ہیں جن کے لباس بالکل ناکافی ہو کر رہ گئے ہیں۔ بچارے لٹ پٹ کر آئے تھے صرف تن کے کپڑے تھے۔ گرمی بارش اور سفر اور بے سروسامانی اور پریشانی میں وہ بھی پھٹ چکے تھے۔ جونہی حضور کو پتہ لگا تو تڑپ اٹھے۔ فوراً حضرت بیگم صاحبہ کے سارے جوڑے جن میں بعض جہیز اور بری کے بھی تھے اور بہت قیمتی تھے، سارے کے سارے ان میں تقسیم کروا دیئے۔ جب دیکھا کہ ابھی ضرورت باقی ہے تو پھر اپنی بہنوں اور بھابھیوں اور بھتیجیوں اور بھوپھیوں کے ٹرنک کھلوا کھلوا کر سب کپڑے نکالے اور ایک ایک کر کے ضرورت مند خواتین میں تقسیم کروا دیئے۔

راولپنڈی کے ایک ادیب بیمار ہو گئے۔ ہسپتال میں داخل تھے۔ مجھے اطلاع ہوئی تو میں ان کی عیادت کے لیے گیا۔ اور آتے وقت جماعت احمدیہ اسلام آباد کی طرف سے پانچ سو روپیہ، ان کی خدمت میں پیش کر آیا۔ چند دنوں کے بعد میرا ربوہ آنا ہوا تو حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر میں نے ان کے لیے بھی کی درخواست کی۔ اور اس بات کا بھی ذکر کر دیا۔ فرمانے لگے۔

"ان کے حالات اور بیماری کی نوعیت ایسی ہے تو دو ہزار روپیہ میری طرف سے بھی دے دیں۔ اور اس کے بعد بھی ضرورت ہو تو مجھے بتائیں۔"

بیسیوں دفعہ ایسا ہوا کہ حضور نے مجھ جیسے عام خادم کو سینکڑوں روپے اس غرض کے لیے دیئے کہ شام ہونے سے پہلے پہلے انہیں صدقہ کے طور پر مستحقین میں تقسیم کر دوں۔ ایک دفعہ کچھ تھوڑی سی رقم بچ گئی میں نے عرض کیا تو فرمایا مقامی جماعت کی صدقہ کی مد میں دے دو۔

مسجد سپین کے سنگِ بنیاد کی تقریب کے وقت جو "زرفشانی" آپ نے فرمائی وہ بھی اللہ تعالیٰ کے حضور مستانہ وار شکر اور حمد کے جذبہ کے علاوہ حضور کی طبعی فیاضی اور سخاوت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہی کا مظہر تھا۔

اہلِ علم کے بڑے قدر دان تھے۔ سخن فہم ہی نہیں سخن پرور بھی تھے شعراء سے ان کا کلام سنتے اور پھر انہیں طرح طرح سے نوازتے اور ان کی عزت افزائی فرماتے :۔

گوناگوں صلاحتیں

گوناگوں صلاحتیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطاء فرمائی تھیں۔ خلافت کی عظیم ذمہ داریوں اور بے پناہ دینی مصروفیات کے باوجود طب سے بھی شغف ہے مابل" یعنی" محافظ اجساد باذن اللہ" نام کی ایک دوائی خود تیار کی اور پھر مستقل طور پر ضرورت مندوں کو دینے کا ایک سلسلہ جاری فرمادیا۔ ہومیوپیتھی طریقۂ علاج سے بہت دلچسپی تھی۔ مریضوں کا علاج بھی تجویز فرماتے۔ زراعت تو گویا خاندانی ورثہ تھا۔ اپنی زمینوں کی خود نگرانی فرماتے اور اتنی تفصیل سے کہ اگر سفروں پر بھی ہوتے تو خطوط تک میں یہ ہدایات ہوتیں کہ فصلوں کا یوں خیال رکھا جائے۔ اتنا بیج ڈالو۔ اتنا گہرا ہل چلاؤ۔ فلاں وقت اتنی کھاد ڈال دو۔ اتنے پانی دو۔ مالیوں کو یہ ہدایت دے دو۔ باغوں کا بہت شوق تھا۔ پھولوں کا بہت شوق تھا۔ فنِ تعمیر میں بہت دلچسپی تھی۔ سلسلہ کی بہت سی عمارت براہ راست اپنی نگرانی میں بنوائیں۔ نقشے اپنی ہدایت کے مطابق بنوائے۔ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری اور قصر خلافت جو اب قریباً مکمل ہو چکا ہے نمازوں کو آتے جاتے حضور ان کی نگرانی فرماتے۔ ایسی ایسی تفصیلات حضور کے ذہن میں ہوتی تھیں کہ بعض اوقات انجینئر اور ذمہ دار کارکن انہیں بھول چکے ہوتے تھے۔ اسی طرح فوٹوگرافی ڈرائیونگ۔ گھوڑ سواری۔ اور نشانہ بازی میں بہت کمال تھا۔ صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب جو بچپن کے آپ کے ساتھی ہیں بیان کرتے ہیں کہ حضور کا نشانہ اتنا حیران کن ... حد تک اچھا تھا کہ ہوائی بندوق سے اڑتی ہوئی بھڑ کو مار لیا کرتے تھے۔

گورنمنٹ کالج میں جب حضور پڑھتے تھے تو فٹ بال ٹیم کے ممبر تھے۔ ایک دفعہ کالج کے رسالے "راوی" نے ٹیم کے کھلاڑیوں پر تبصرہ کرتے ہوئے آپ کے بارہ میں لکھا :۔

"ٹھنڈے پُرسکون ناصر"۔ بعد کی زندگی میں حضور کو بڑے بڑے معرکوں سے واسطہ پڑا حضور کا یہی وصف ہمیشہ قائم رہا۔

بے تکلفی

غیر معمولی صلاحیتوں اور اعلیٰ درجہ کے حُسنِ ذوق کے ساتھ ساتھ ایک نمایاں خوبی آپ کے اندر یہ بھی تھی کہ تکلف نام تک کو نہیں تھا۔ نہ گفتار میں نہ رفتار میں نہ لباس میں نہ وضع قطع میں۔ سادگی بہت پسند تھی جلسہ کا موقعہ ہوتا یا کوئی اور۔ سارا سارا دن مہمانوں کی خدمت کرتے۔ ان کے کمروں میں جاتے کھوری پر بیٹھ جاتے۔ مٹی کے پیالے میں دال ڈالی اور روٹی کھالی۔ کبھی کسی گاؤں میں یا زمینوں وغیرہ پر جانا ہوتا تو کسانوں اور مزدوروں کے ساتھ گھل مل کر بعض اوقات زمین پر ہی بیٹھ جاتے۔ خلافت کے بعد بھی کم و بیش یہی رنگ رہا۔ تصنع اور بناوٹ سے کوسوں دور تھے۔

تائیدِ الٰہی

اللہ تعالیٰ نے آپ کو نوازا بھی بہت۔ عجیب نصرتِ خداوندی اور تائیدِ ربانی اور تعطلاتِ الٰہیہ کے نظارے آپ کی ذاتِ میں ہمیں نظر آتے ہیں۔

لوگ ملنے کے لیے آتے۔ اداس اور مایوس آتے لیکن جب واپس جا رہے ہوتے تو مسکراتے چہروں کے ساتھ اور خوش خوش واپس جاتے۔ غمگین اور بوجھل دل کے ساتھ آتے فرحت اور تسکین اور ایک ولولہ لے کر لوٹتے۔ مکرم چوہدری محمد انور حسین صاحب نے ایک دفعہ اپنی ایک تقریر میں بیان کیا کہ کئی دفعہ غیر از جماعت لوگ ان کے ساتھ حضور کی خدمت میں ملاقات کی غرض سے حاضر ہوتے تو عجیب عجیب قسم کے خیالات لے کر آتے۔ کسی کو بتائے بغیر، کبھی یہ نیت کر لیتے کہ آج اگر حضرت صاحب نے بغیر ہمارے کہے فلاں سوال کا جواب دے دیا تو ہم قائل ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا عجیب تصرّف ہوتا کہ حضور گفتگو فرماتے جاتے ہیں۔ اور بعض اوقات مجلس ختم ہونے والی ہوتی تو عین آخری حصے میں اُس سوال کا جواب بھی حضور ارشاد فرما دیتے۔ کئی یہ نیت کر لیتے کہ اگر آج حضور نے ہم سے مصافحہ فرمالیا تو سمجھ جائیں گے کہ احمدیت سچی ہے۔ حضور غیر معمولی طور پر ان سے مصافحہ فرمالیتے۔ کئی یہ معیار اپنے دل میں بنا لیتے کہ اگر آج مصافحہ ہم سے نہ کیا تو ہم مان جائیں گے۔ کتنا بڑا خدائی تصرف ہے کہ اُس دن باقی سب لوگوں سے مصافحہ ہو جاتا صرف وہی صاحب رہ جاتے۔

یہ بظاہر چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں۔ لیکن پتہ لگتا ہے کہ ان کے پیچھے کس قدر الٰہی تصرف کار فرما ہے ہمارے ایک بزرگ نے ایک دفعہ مجھے کہا کہ شروع شروع میں میرے دل میں ایک خیال اٹھا کرتا تھا کہ حضرت مصلح موعود جیسے غیر معمولی اور عظیم الشان خلیفہ کے عظیم کارناموں کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث بھلا کون سا اضافہ کریں گے۔ بس اتنا ہی بہت ہوگا کہ آپ حضرت مصلح موعود کے قائم کردہ نظام کو قائم رکھ لیں اور ان کی جاری کردہ تحریکات کو چلاتے چلے جائیں۔ لیکن اب بجا طور پر یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ واقعی جسے اللہ تعالیٰ اپنا خلیفہ بناتا ہے۔ اپنے فرشتوں کے ساتھ اس کی تائید اور نصرت بھی فرماتا ہے اور اپنے تصرفِ خاص سے اُسے وہ تمام علم اور فراست اور ہمت اور توفیق بھی عطا کر دیتا ہے جو امامت و قیادت کے لیے ضروری ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے انہی الٰہی تائیدات کے نتیجہ میں غلبۂ اسلام اور جماعت کی ترقی کے لیے ایسے ایسے غیر معمولی کام سرانجام دیئے ہیں کہ عقل انسانی انہیں دیکھ کر اب دنگ رہ جاتی ہے۔ سترہ سال کا عرصہ کچھ زیادہ نہیں۔ پھر مشکلات اور روکیں بھی غیر معمولی تھیں۔ لیکن جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے کہیں سے کہیں پہنچ گئی۔

حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیوں کا پورا ہونا

پھر یہ بھی تصرّف الٰہی ہے کہ حضرت مسیح موعود کے کئی الہامات اور کئی پیشگوئیاں نہایت شان کے ساتھ آپ کے عہدِ خلافت میں پوری ہوئیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے" یہ الہام اپنی ظاہری شکل میں بھی نہایت شان سے کے ساتھ اُس وقت پورا ہوا جب گیمبیا کے گورنر جنرل سر الیف ایم سنگھاٹے نے حضور کی خدمت میں نہایت الحاح کے ساتھ اس تبرک کے لیے درخواست کی اور حضور نے اُنہیں حضرت مسیح موعود کا ایک کپڑا ارسال فرمایا۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود کی ایک عظیم پیشگوئی ہے کہ :۔

"میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ وہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رُو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔" (تذکرہ صفحہ ۶۰۴ مارچ ۱۹۰۷ء)

اللہ تعالیٰ نے آپ ہی کے عہد خلافت میں احمدیت کے ایک سپوت ڈاکٹر عبدالسلام کے ذریعہ اس پیشگوئی کو بھی نہایت عظمت اور وضاحت کے ساتھ پورا فرمایا جب نوبل پرائز کی شکل میں دنیا مجبور ہو گئی کہ آپ کے علم و فضل کو تسلیم کرے اور برملا اس کا اعتراف اور اقرار کرے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

(باقی)

بقیہ :۔ خطاب

کے لیے ایک کمیٹی آٹھ ممبران پر مشتمل تشکیل کی گئی۔

ورزشی مقابلہ جات : اس اجتماع میں ورزشی مقابلے انصار کے درمیان ہوئے۔ یہ مقابلے عصر اور عشاء کی نماز کے بعد منعقد ہوئے۔ بیڈمنٹن۔ ٹیبل ٹینس۔ والی بال۔ کراس کنٹری ریس انصار نے کھیلوں میں بھی بہت دلچسپی لی۔

تیسرے اجلاس ۱۸ اکتوبر ۱۹۸۲ء کو بوقت ساڑھے سات بجے ناظم صاحب اعلیٰ کی زیر صدارت تلاوتِ قرآن پاک سے شروع ہوا۔

مکرم عبدالرحمان صاحب احمدی۔ محی الدین شاہ راؤن احمد انور نے بالترتیب الوصیت اور انصار اللہ "حضرت مسیح موعود کے کارنامے" اور زندہ ایمان پر تقاریر کیں۔

چوتھا اجلاس :۔ بعد نماز ظہر سیکرٹری انصار اللہ انڈونیشیا جناب بکری صاحب کی زیر صدارت شروع ہوا جس میں صدر صاحب۔ یحییٰ پونتو صاحب۔ میاں عبدالحی صاحب نے بالترتیب "خلافت، نزولِ وحی اور تربیت اولاد کے مواضیع پر تقاریر کیں"

نماز تہجد : پروگرام کے مطابق نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی۔ جس میں انصار نمائندگان کے علاوہ مقامی احباب حتیٰ کہ خواتین بھی شامل ہوئیں۔ نماز فجر کے بعد قرآن مجید کا درس دونوں دن دیا گیا۔

اختتامی اجلاس :۔ ظہر کے بعد دو بجے اجتماع کا اختتامی اجلاس منعقد ہوا۔ اس میں صدر جماعت انڈونیشیا جناب شریف لولیس صاحب نے انصار سے خطاب کیا آپ نے اجتماع کی کامیابی پر انصار کو مبارک باد دی اور اگلے سال زیادہ سے زیادہ انصار کو شمولیت کی تحریک کی۔

آپ کی تقریر کے بعد ناظم صاحب اعلیٰ جناب عبدالمنان صاحب نے حاضرین کو حضرت خلیفۃ المسیح کے پیغام کی تعمیل کی تاکید فرمائی :۔

آخری تقریر مکرم رئیس التبلیغ چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ کی تھی۔ جس میں آپ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پُر مغز پیغام پر عمل کی تلقین فرمائی اور قائد مجلس بیرون مرزا خورشید احمد صاحب کے پیغام میں بنیادی امر حصول تقویٰ کی طرف حاضرین کی توجہ مبذول کروائی۔ آپ نے اپنی تقریر کو کشتی نوح کے اس اقتباس پر ختم کیا۔

"ہر صبح تمہارے لیے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر شام تمہارے لیے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔"

(مرتبہ مکرم محی الدین شاہ صاحب مبلغ سلسلہ جکارتہ)

شکریہ احباب

خاکسار کے بھائی محترم میاں محمد یعقوب صاحب سیکرٹری ملل جماعت احمدیہ و زعیم حلقہ انصار اللہ پیپلز کالونی فیصل آباد مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۸۲ء کو حرکت قلب بند ہونے سے انتقال فرما گئے اس اندوہناک واقعہ پر بہت سے احباب عزیزان رفیق احمد، لئیق احمد طارق پسرانِ متوفی کے مکان پر تشریف لائے اور خاکسار اور دیگر پسماندگان سے اظہار تعزیت فرمایا۔ بعد میں بذریعہ ڈاک اور ٹیلیفون کثیر تعداد میں تعزیتی پیغامات ملے۔ عزیزم لئیق احمد طارق اور خاکسار ان سب احباب کے بے حد ممنون ہیں اور درخواست دعا کرتے ہیں کہ مرحوم کی مغفرت کے لئے ان کے پسماندگان کی صحت و عافیت اور صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعائیں کریں۔ ہماری والدہ محترمہ کے لئے خصوصی دعا کی جائے ان کے لئے یہ صدمہ بہت عظیم ہے اور وہ عموماً علیل رہتی ہیں اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔

(مقصود احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ دارالذکر فیصل آباد)

قائدین و منتظمین اطفال متوجہ ہوں

۱۔ کیا آپ نے مرکز کی طرف سے منعقدہ پہلی سہ ماہی کانٹورنامنٹ منعقد کروایا ہے اگر نہیں کروایا تو جلد کروا کر رپورٹ مرکز کو ارسال کریں۔

۲۔ مورخہ ۲۸ جنوری کو اطفال کا سیر کا مقابلہ کروائیں اور رپورٹ مرکز کو ارسال کریں۔

(سیکرٹری صحت جسمانی اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم غلام محمود صاحب چیمہ کا ذکر خیر

میرے چھوٹے بھائی چوہدری غلام محمود صاحب چیمہ سکنہ تلونڈی کھجور والی تحصیل و ضلع گوجرانوالہ حرکت قلب بند ہو جانے سے ۲ر جنوری ۱۹۸۳ء کو رات دس بجے انتقال کر گئے عمر ساٹھ سال کے قریب تھی۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

اچانک وفات کے علاوہ جن حالات میں یہ جدائی واقع ہوئی اس نے صدمہ کو اتنا شدید کر دیا کہ جب بھی کچھ لکھنے کا ارادہ کیا دل و دماغ ساتھ نہ دیتے اور قلم رک جاتا رہا۔

احمدیہ مسجد تلونڈی کھجور والی میں پرانے احمدی احباب مغرب کے وقت اکٹھے ہو کر بڑی عقیدت مندی اور پیار سے قادیان اور بزرگان سلسلہ کا ذکر کرتے اور مربیان جماعت کے کارنامے سناتے اور ان کے لیے دعائیں کرتے تھے کہ ہم چھوٹی عمر کے بچے دل ہی دل میں تمناؤں کو پرورش دیتے اور آرزو کرتے تھے کہ کاش وہ دن جلد آویں جب ہم بھی مدرسہ احمدیہ قادیان میں پڑھنے کے قابل ہو جائیں اور پھر دنیا میں اسلام کے پھیلانے کی خدمت ہمارے بھی سپرد ہو۔ ان مجلسوں نے ہمارے دلوں میں بزرگان سلسلہ اور خلافت سے محبت و عقیدت اسلام کی خاطر زندگی وقف کرنے کی تڑپ پیدا کی۔

مکرم والد صاحب حضرت چوہدری کرم الٰہی صاحب مرحوم نے خاکسار کو ۵ر مئی ۱۹۳۱ء کے دن مدرسہ احمدیہ میں داخل کروا دیا۔ تین سال کے بعد عزیزم غلام محمود بھی مدرسہ احمدیہ میں آ گیا۔ ہم دونوں بھائی پڑھتے رہے غلام محمود جب تیسری جماعت میں پہنچا تو اسے ٹائیفائیڈ بخار ہو گیا۔ جس کی وجہ سے وہ تعلیم جاری نہ رکھ سکا۔ تاہم حضرت والد صاحب جو صحابی بھی تھے اور ساری عمر جماعت کے صدر بھی رہے کی وفات کے بعد عزیزم غلام محمود صاحب نے جماعتی کاموں میں بھرپور حصہ لینا شروع کیا قرآن کریم کی تلاوت بڑی خوش الحانی سے کرتے آواز میں سوز تھا۔ تقریر بڑی اچھی کرتے تھے۔ درس اور خطبات جمعہ بڑے موثر ہوتے، نماز میں رقت اور سوز کے ساتھ دعائیں کرنے کے عادی تھے۔ باقاعدہ تہجد گزار تھے۔ تین بجے سے قبل بیدار ہوتے مسجد مکان کے بالکل قریب تھی وہاں تہجد پڑھ کر گھر آ کر تلاوت قرآن کریم کرتے اور فجر کی اذان خود دیتے علاوہ جماعت دوست بھی آپ کی شیریں زبان و کلام کی وجہ سے آپ کے گرویدہ تھے اور آپ کے ساتھ دوستانہ مراسم بڑھانا پسند کرتے تھے۔ تعلقات کا حلقہ بڑا وسیع تھا۔

جماعتی کاموں کے علاوہ حضرت والد صاحب مرحوم کے بعد آپ اپنوں اور بیگانوں سب کے کام کرتے تھے سب کے خیر خواہ اور کمزوروں کے مددگار تھے۔

۲ر جنوری ۱۹۸۳ء کو رات دس بجے وفات ہوئی ۳ر جنوری کو اس کی نعش کو لے کر تلونڈی آئے عصر کے بعد نماز جنازہ خاکسار نے ہی پڑھائی۔ نمناک آنکھوں دل سوز دعاؤں کے ساتھ سپرد خاک کر دیا۔ مرحوم کا چہرہ نورانی تھا اس کی شبیہ آنکھوں سے اوجھل نہیں ہو رہی۔ میں اپنے بھائیوں بہنوں اور خاص طور پر والدہ ماجدہ کی طرف سے جماعت احمدیہ ترگڑی اور دوسرے احمدی بھائیوں کا ممنون ہوں جنہوں نے نماز جنازہ میں شرکت کی اور اپنی ہمدردی سے ہم عاجزوں اور زخم خوردہ دلوں کو ڈھارس دی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

جماعت احمدیہ تلونڈی کھجور والی خاص دعا کی محتاج ہے۔ نیز ہم باقی ماندہ پانچوں بھائی۔ خاکسار اور چوہدری محمد صادق ماہر عزیز احمد صاحبان دونوں گاؤں میں ہیں۔ چوہدری صغیر احمد صاحب چیمہ اور چوہدری منیر احمد صاحب چیمہ کراچی میں ہیں اور ہماری چاروں بہنیں اور ہماری بوڑھی والدہ ماجدہ سب بزرگوں اور دوستوں کی دعاؤں کے محتاج ہیں خداوند کریم اپنا رحم فرمائے اور ہماری اولادوں کو تقویٰ پر قائم رکھے آمین۔ مرحوم غلام محمود صاحب کو خلافت سے بڑی عقیدت تھی جو ہمیں ورثہ میں ملی ہے۔ الحمد للہ

وفات سے قبل اپنی ڈائری میں اپنے بیٹوں منور احمد اور مبشر احمد جو صاحب اولاد ہیں کو وصیت لکھی کہ "نمازوں کو باقاعدگی سے ادا کرنا اور خلافت سے ہمیشہ وابستہ رہنا" تا میری روح کو تسکین ملتی رہے۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔ مرحوم کو اللہ تعالیٰ اپنی مغفرت و رحمت سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین (فضل الٰہی بشیر ربوہ)

الفضل کی اشاعت بڑھانے کا نسخہ

جماعت احمدیہ کی ذیلی تنظیموں مجلس انصار اللہ، مجلس خدام الاحمدیہ، مجلس اطفال الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے جملہ عہدیداروں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے پیارے اور مقدس امام کے اس ارشاد کو پورا کرنے کے لیے کہ الفضل کی اشاعت دس ہزار ہونی چاہیئے۔ کمر ہمت باندھ لیں اور اپنی اپنی جگہ الفضل کی اشاعت کو دوگنا کر دیں۔ اس طرح سے ہم الفضل کی اشاعت کو آئندہ جلسہ سالانہ تک ہی نہیں بلکہ اس سے بہت پہلے دس ہزار تک پہنچا دیں گے۔ انشاء اللہ۔

اٹھئے اور ہمت کیجئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ (مینیجر الفضل۔ ربوہ)

راہنمائے سپینش

صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ فرماتے ہیں:

"ایک مبتدی کے لیے بھی اور جو اس زبان میں مہارت حاصل کرنا چاہے اس کے لیے بھی یہ کتاب بہت مفید ثابت ہوگی۔" لہٰذا احباب کرام کو اس کتاب سے پورا پورا فائدہ حاصل کرنا چاہیئے اس کے مطالعہ سے سپینش زبان میں تبلیغ کرنے کے لیے سہولت پیدا ہوگی۔

قیمت کتاب ۱۱ روپے۔ قیمت کیسٹ ۳۰ روپے علاوہ ڈاک خرچ

قیمت کتاب برائے قائدین و زعماء انصار اللہ، صدر لجنات، ۱۰ کتاب سے زائد کے آرڈر پر صرف ۱۰ روپے۔

ملنے کا پتہ

اقبال احمد نجم ۱۰۶ جناح پارک شیخوپورہ شہر

ایک تاریخی دستاویز

حضورؒ کی زندگی کی جھلکیاں

ایک یادگار نمبر

پیارے آقا ---------- حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ

کی یاد میں ماہنامہ "خالد" ربوہ کی خصوصی اشاعت

ادارہ خالد عنقریب اپنے پیارے آقاؒ کی یاد میں ایک خصوصی اشاعت کا اہتمام کر رہا ہے۔ احباب جماعت سے التماس ہے کہ حضورؒ سے متعلق مختلف واقعات پر مشتمل مضامین، نظمیں اور تصاویر اولین فرصت میں ادارہ کو بھجوا کر اس نمبر کی اشاعت میں ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔ تصاویر اشاعت کے بعد بحفاظت واپس کر دی جائیں گی۔ ایسے احباب جو مضامین نہ لکھ سکتے ہوں۔ وہ واقعات ہی تحریر فرما کر ارسال فرمائیں۔

(مرزا فرید احمد نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

عیادت مریضان

نومبر ۱۹۸۲ء میں مجلس خدام الاحمدیہ دارالذکر فیصل آباد کے ۱۴ خدام اور ۱۷ اطفال مریضوں کی تیمارداری کے لئے ڈسٹرکٹ ہسپتال فیصل آباد گئے۔ چنانچہ ۴ گھنٹے میں ۲۲۵ مریضوں کی تیمارداری کی گئی اور ان میں ۷۰ روپے کے پھل تقسیم کئے گئے۔ وفد کے ارکان نے اپنا تعارف بحیثیت فرد جماعت احمدیہ کروایا۔ مریضوں نے جماعت کے خدمت کے اس جذبہ کو بے حد سراہا۔

(مرسلہ: مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ولادت

میرے بڑے بیٹے عزیزم عبدالبصیر سمیع سلمہ اللہ انجینئر آف لنڈن کو اللہ تعالیٰ نے ۱۷ر جنوری ۱۹۸۳ء کو اپنے فضل سے دو لڑکوں سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک کا نام طارق بصیر اور دوسرے کا نام موسیٰ بصیر تجویز فرمایا۔ عزیزم عبدالبصیر سمیع حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب مرحوم کا نواسہ اور حضرت بابو عبدالغنی صاحب انبالوی کا پوتا ہے اور نومولود مکرم محمد یوسف خاں صاحب اسلام آباد کے نواسے ہیں۔

درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں بچوں کو خادم دین اور ہر طرح سے مفید وجود اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

(ڈاکٹر عبدالسمیع ۵۹۸ ستر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور)

درخواست دعا

- مکرم ملک مبارک احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ چکوال گذشتہ ہفتہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں دائیں پھیپھڑے میں انفیکشن ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ نصیر الدین بھٹی مربی سلسلہ مسجد احمدیہ چکوال۔
- میرے والد محترم مرزا نعیم احمد صاحب کافی عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ فہیم احمد فیصل آباد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قائدین کرام! یکم تا سات فروری ۱۹۸۳ء ہفتہ تجنید منانا نہ بھولیں

شعبہ تجنید
خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ماہنامہ "انصار اللہ" قارئین کی نظر میں

۔ مکرم جناب شیخ مبارک احمد صاحب امیر و مشنری انچارج مبلغ انگلستان اپنے مکتوب ۲۰ دسمبر ۱۹۸۲ء میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"ماشاء اللہ رسالہ بہت عمدہ اور مؤثر انداز میں مرتب ہوتا ہے اور ہر ایک مضمون اور تذکرہ پڑھ کر روحانی لذت و سرور حاصل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ترتیب دینے والوں لکھنے والوں اور شائع کرنے والوں کو جزائے خیر دے آمین"۔

۔ مکرم جناب چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ سابق مشنری انچارج سوئٹزرلینڈ ۲۱ اکتوبر ۱۹۸۲ء میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"خاکسار کی دانست میں اس کا معیار ماشاء اللہ بہت بلند ہے اور بڑی مفید خدمات بجا لا رہا ہے۔ محترم مولانا غلام باری صاحب سیف بے شک اسے کامیابی سے ایڈٹ فرما رہے ہیں۔ ہم جو باہر ہیں ہم کو بھی اس میں حصہ لینا چاہئے اللہ تعالیٰ اس کی توفیق بخشے آمین"

جو دوست ابھی تک ماہنامہ انصار اللہ کے خریدار نہیں بنے ان سے درخواست ہے کہ صرف پندرہ روپے بھجوا کر سال بھر کے لئے ماہنامہ انصار اللہ ایسے بلند پایہ رسالہ کی خریداری قبول فرمائیے۔

صاحب قلم اصحاب سے درخواست ہے کہ اپنے قیمتی مضامین بھجوا کر قارئین کی دعاؤں کے مستحق ہوں۔

(منیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)

آرکیٹیکٹس و انجینئرز کی خدمت میں التماس

آپ کی ایسوسی ایشن کی جنرل باڈی کی میٹنگ منعقدہ ۲۶/۱۲/۸۲ میں بالاتفاق طے ہوا کہ رکنیت کا سالانہ چندہ کم از کم ۳۵/- روپیہ مقرر کیا جائے اور زائد کی کوئی حد نہیں۔ چنانچہ کئی دوستوں نے ۵۰/- روپے اور ۱۰۰/- روپے ادا فرمایا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء آپ بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

۲۔ جن احباب نے ابھی تک کوائف نہیں بھجوائے جلد ارسال فرمائیں۔

۳۔ جن احباب نے ابھی تک ۱۹۸۲ء کا چندہ رکنیت ادا نہیں فرمایا جلد ادا فرمائیں۔

۴۔ ۱۹۸۳ء کا چندہ کم از کم ۳۵/- روپے یا اس سے زائد ادا فرمائیں۔

۵۔ جن احباب نے ابھی تک ممبری و رکنیت اختیار نہیں فرمائی وہ جلد قدم بڑھائیں۔

۶۔ چندے اور کوائف فارم لوکل چیپٹر میں بھجوائیں جہاں لوکل چیپٹر موجود نہیں۔ براہ راست دفتر واقع انصار اللہ مرکزیہ ربوہ میں بھجوائیں۔ (چیئرمین ایسوسی ایشن)

ماہنامہ خالد ربوہ کے وی پی

ایسے خریداران ماہنامہ خالد ربوہ جن کا چندہ ختم ہے اور وہ جلسہ پر چندہ کی ادائیگی نہیں کر سکے ان کی خدمت میں ماہ جنوری ۱۹۸۳ء کا خالد بذریعہ وی پی بھجوایا جا رہا ہے۔ براہ کرم وی۔ پی وصول فرما کر ادارہ کی حسب سابق اعانت فرمائیں۔ شکریہ۔

نوٹ:۔ چونکہ ڈاکخانہ میں وی پی روزانہ ایک محدود تعداد میں بک ہوتے ہیں اس لیے ماہ جنوری ۱۹۸۳ء کے آخر تک یہ کام مکمل ہو سکے گا۔ (منیجر ماہنامہ خالد ربوہ)

لجنات تبدیلی نوٹ فرمالیں

بعض مجبوریوں کی بناء پر آل پاکستان لجنہ اتھلیٹکس کی تاریخوں میں تبدیلی کر دی گئی ہے۔ اب انشاء اللہ یہ کھیلیں ۲۶-۲۷ فروری بروز بدھ۔ جمعرات ربوہ میں منعقد ہونگی۔ تمام کھلاڑی لجنات سے درخواست ہے کہ وہ اس تبدیلی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کھیلوں کو کامیاب بنانے کے لئے پورے جوش و خروش سے تیاری کریں۔ اور عہدیداران سے بھی گزارش ہے کہ وہ اپنے اپنے ضلع کی زیادہ سے زیادہ کھلاڑیوں کو ٹورنامنٹ میں شامل کریں۔

۱۵ فروری تک تمام کھلاڑیوں کے نام دفتر لجنہ مرکزیہ کو پہنچ جانے چاہئیں۔

نیز حضور کی تقریر بر موقعہ جلسہ سالانہ خواتین ۱۹۸۲ء کی روشنی میں یہ امر شدید طور پر مدنظر رہے کہ ہر کھلاڑی باقاعدہ پردہ کرنے والی اور حضور کے حکم کی فرمانبردار ہو اور جماعت کو اس سے کسی قسم کی شکایت نہ ہو۔ (سیکرٹری صحت جسمانی مرکزیہ)

اعلان دار القضاء

مکرم ڈاکٹر نصر اللہ خاں صاحب معرفت اکرام الحق صاحب علوی۔ ڈی بلاک الفیصل ٹاؤن لاہور کینٹ نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ سردار بیگم صاحبہ موصیہ ۲۹۵۴ وفات پا گئی ہیں۔ مرحومہ کی ذاتی امانت ۱۲۳/۵ تحریک جدید میں اس وقت مبلغ ۱۹۵/- روپے جمع ہیں۔

میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں۔ جنہیں رقم مذکور مجھے ادا کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے (۱) سیف اللہ خاں صاحب (۲) محمود بیگم صاحبہ پسر و دختر۔

لہٰذا استدعا ہے کہ رقم مبلغ ۱۹۵/- روپے میں سے مرحومہ کا حصہ وصیت منہا کرنے کے بعد بقیہ رقم مجھے ادا کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

مکرم عبد الرحمٰن صاحب محمود آباد سندھ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم ماسٹر فضل کریم صاحب وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ ۲۶/۱۱ واقع محلہ دار الیمن ربوہ رقبہ دس مرلہ میں سے نصف مرحوم کے نام ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی شامل ہیں (۱) عزیز الرحمٰن صاحب (۲) نور صفیہ صاحبہ (۳) نور فاطمہ صاحبہ (۴) نور ثریا صاحبہ پسر و دختران مرحوم

استدعا ہے کہ قطعہ مذکور میں سے مرحوم کا حصہ زمین ہم وارثان کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔ اگر کسی وارث کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ۳۰ یوم تک اطلاع دی جاوے۔ (ناظم دار القضاء ربوہ)

لجنات توجہ فرمائیں

لجنہ مرکزیہ سے خط و کتابت کرتے وقت لجنات اس امر کو بطور خاص ملحوظ رکھیں کہ لفافہ پر ایڈریس لکھتے وقت سیدہ محترمہ صدر صاحبہ کا نام نہ لکھیں۔ اور نہ ہی آنمکرمہ کے گھر کا پتہ لکھا جائے۔ صرف صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ اور دفتر لجنہ مرکزیہ ربوہ لکھنا ہی کافی ہوگا۔ اسی طرح جو چیک یا ڈرافٹ بھجوائیں ان پر بھی صرف عہدہ یعنی صدر صاحبہ لکھنا ہی کافی ہے۔ نام ان پر بھی نہ لکھا جائے۔ نام صرف ذاتی خطوں پر ہونا چاہیئے۔ (آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

ضروری اعلان

۱۴ جنوری کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے لاہور میں خطبہ جمعہ کے بعد مسجد دار الذکر لاہور سے مجھے ایک انگوٹھی ملی ہے جس کی ہو نشانی بتا کر بذریعہ ڈاک حاصل کر سکتا ہے۔

(حکیم نصیر احمد طاہر بدوملہی ضلع سیالکوٹ)

ماہنامہ "انصار اللہ" کی خریداری قبول فرمائیے ❊ سالانہ چندہ صرف پندرہ روپے

منیجر
ماہنامہ انصار اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقریب شادی

عزیزم عبدالمتین صاحب عباسی ایڈووکیٹ ابن مکرم عبدالحمید صاحب عباسی شیخوپورہ کی تقریب شادی مورخہ ۱۷ جنوری بروز جمعہ عمل میں آئی۔ مکرم چوہدری انور حسین صاحب امیر جماعت احمدیہ شیخوپورہ کی سرکردگی میں دعا کے بعد برات روانہ ہوئی۔ مکرم قاضی بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ شیخوپورہ نے برات کا استقبال کیا اور اسی موقعہ پر مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب کاہلوں استاذ الجامعہ نے عزیزہ غزالہ بشیر صاحبہ بنت قاضی بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کے نکاح کا اعلان مکرم عزیزم عبدالمتین صاحب عباسی ایڈووکیٹ کے ساتھ تیس ہزار روپے حق مہر پر کیا۔ اور مکرم امیر صاحب کی زیر صدارت رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ ۱۸ جنوری کو مکرم عبدالحمید صاحب عباسی فیصل آباد روڈ شیخوپورہ نے عزیز موصوف کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں بکثرت احمدی اور دیگر احباب نے شرکت کی۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شادی کو خیر و برکت کا موجب اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔ (نصر اللہ خان ناصر ایم اے شاہد مربی سلسلہ احمدیہ سیالکوٹ)

دعائے مغفرت

مکرم محمد اسلم صاحب ابن چوہدری غلام محمد صاحب مرحوم ساکن چک ۲۴۱/۱۰L ضلع بہاولنگر ۱۷ جنوری ۱۹۸۳ء کو اپنا ٹریکٹر چلاتے ہوئے اچانک حادثہ کے نتیجہ میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم کی عمر ۳۹ سال تھی۔ بہت ملنسار۔ خوش اخلاق۔ دینی کاموں میں حصہ لینے والے خدمت خلق میں پیش پیش اور مخلص نوجوان تھے۔

مرحوم نے اپنے پیچھے تین لڑکے اور ۲ بچیاں اور سوگوار اہلیہ یادگار چھوڑی ہیں۔ سب سے چھوٹی بچی کی پیدائش ان کی وفات سے چند دن قبل ہوئی۔

احباب کرام سے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے ان کی اہلیہ محترمہ اور کم سن بچوں کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان کا خود کفیل و وکیل اور حافظ و ناصر ہو آمین۔

(نذیر احمد خادم قائد علاقہ بہاولنگر از چک ۱۸۴/۱۰L ڈاکخانہ خاص ضلع بہاولنگر)

"الفضل" ایک روحانی نہر ہے
جس سے ہر احمدی گھرانے کو اپنی
روحانی پیاس بجھانے کا ذریعہ بنانا
چاہیئے

حضرت حکیم نظام جان کے
فرزند اور جانشین
حکیم انوار احمد جان
۵، ۶، ۷ فروری
دواخانہ حکیم نظام جان چوک اقصیٰ ربوہ میں مطب فرمائیں گے تمام بھائی اور بہنیں نوٹ کر لیں۔
منیجر:۔ دواخانہ حکیم نظام جان
چوک اقصیٰ ربوہ فون ۵۵۸

شالوں کی مشہور
دکان
الفردوس
شال ہاؤس
۸۵۔ انارکلی۔ لاہور
الفردوس شال ہاؤس
لاہور فون ۳۲۴۴۸

ہر قسم کا کاغذ، بکس بورڈ اور گتہ
بارعایت خریدنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں اور دعا فرمائیں
مقبول پیپر مارٹ گنپت روڈ۔ لاہور فون ۶۳۸۴۹
مگر:۔ ملک عبداللطیف تکوہی فون ۶۷۴۴۸

الشیر انجینئرنگ اینڈ سپلائرز لمیٹڈ
ایکسپورٹرز اینڈ امپورٹرز
گورنمنٹ کے منظور شدہ ٹھیکیدار برائے ملٹری۔ ریلوے۔ ٹیلیگراف۔ ٹیلی فون۔ واپڈا اور دوسرے شعبہ جات
• لوہے کے جستی تار • خاردار تار • کاسٹ آئرن کے (گھریلو استعمال کے) سیوریج پائپ • سینٹری فٹنگز اور لوہے کے جستی پائپ
حاصل کرنے کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
ہیڈ آفس:۔ حمید منزل ۸۹ انارکلی لاہور فون ۵۲۷۸۳، ۳۲۳۳۰۴، ۴۱۳۳۲۲
شاخیں۔ (i) لوہا مارکیٹ لاہور فون نمبر ۵۶۰۲۳
(ii) کے ایم سی۔ ۷۷ گارڈن مارکیٹ۔ لارنس روڈ، کراچی فون نمبر ۷۸۵۶۴
فیکٹری ۲۲ کلومیٹر (لاہور شیخوپورہ روڈ) لاہور

سرمایہ کاری کا بہترین موقع

ربوہ میں اپنی رقم کا سب سے اعلیٰ استعمال

مسجد اقصیٰ سے ڈیڑھ فرلانگ کے فاصلے پر۔ ساہیوال روڈ پر واقع

حکومتِ پنجاب اور ٹاؤن کمیٹی ربوہ سے علیحدہ علیحدہ منظور شدہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ٹاؤن

- ہر پلاٹ کے سامنے پختہ نالیوں کی تعمیر قیمت میں شامل ہے۔
- **ربوہ کی واحد سکیم** جس کی منظوری حکومت پنجاب اور ٹاؤن کمیٹی ربوہ دونوں سے علیحدہ طور پر حاصل کی گئی ہے اور جس میں پختہ سڑکیں تعمیر ہو چکی ہیں۔
- میٹھا پانی۔ ریتلی مگر زرخیز زمین۔
- قواعد کے مطابق نقشہ منظور کروا کے دینا ہماری ذمہ داری ہے۔

سب سے پہلی سکیم جس میں

- پختہ سڑکیں مکمل ہو چکی ہیں۔
- سڑکوں کے دونوں طرف سایہ دار درخت لگ چکے ہیں۔
- بجلی کی سپلائی بہت جلد جاری ہونے والی ہے۔

رابطہ کے لیے

احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ

انس مارکیٹ ربوہ

فون دفتر:- 535 گھر:- 436